روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 14/ اکتوبر 2006ء 20 رمضان 1427 ہجری 14 اخاء 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 233

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 307)

جنت میں داخلہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور جو اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی تو وہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے تو وہ اسے ایک آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہنے والا ہوگا اور اس کے لئے رسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

(النساء: 15,14)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور جو پیٹھ دکھا جائے گا وہ اسے بہت دردناک عذاب دے گا۔ (الفتح: 18,17)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان بعنوان ''آنحضرت ﷺ امن کے حقیقی علمبردار'' میں درج ذیل خدام نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

اول ۔مکرم طارق منصور تھیہم صاحب 194۔رب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد۔

دوم ۔مکرم قیصر محمود صاحب۔ربوہ

سوم ۔مکرم محمد کلیم صاحب۔وحدت کالونی لاہور

چہارم ۔مکرم یاسر احمد لون صاحب۔دارالذکر فیصل آباد

پنجم ۔مکرم محمد ارشد نعیم صاحب۔مسعود آباد فیصل آباد

ششم ۔مکرم ثمر الٰہی صاحب۔ڈیفنس لاہور

ہفتم ۔مکرم احسان احمد صاحب مسلم پارک فیصل آباد

ہشتم ۔مکرم محمد عظیم صاحب۔وحدت کالونی لاہور

نہم ۔مکرم اعجاز احمد خالد صاحب۔وحدت کالونی لاہور

دہم ۔مکرم سمیع اللہ صاحب۔194 رب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ دارالحمد احمدیہ ہوسٹل لاہور کیلئے مندرجہ ذیل اہلیت کے حامل ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 30۔اکتوبر 2006ء تک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو ارسال فرماویں۔

اہلیت: (1) کم از کم عمر: 40 سال (2) تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ (3) کمپیوٹر کا استعمال جانتا ہو۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اپنے عہد کو پورا کرو

۞ تحریک جدید کا سال رواں اختتام پذیر ہونے کو ہے۔ مخلصین جماعت نے تحریک جدید کے مالی میدان میں جو وعدے کئے تھے ان کو پورا کرنے کیلئے بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود کا حسب ذیل ارشاد بطور یاددہانی تحریر ہے۔

فرمایا:۔

”تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کردو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔“ (انیس سالہ کتاب صفحہ: 7)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

۞ مکرمہ رضیہ درد عاطف صاحبہ ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کی نواسی مکرمہ انیلہ بھنوں صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم ڈاکٹر فضل محمود صاحب بورکینا فاسو نے خدا کے فضل سے یونیورسٹی آف بورکینا فاسو سے میڈیکل کے پہلے سال کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا ہے۔ عزیزہ کا اچانک اپنڈکس کا آپریشن امتحان سے کچھ دیر پہلے کروانا پڑا۔ 600 طلباء میں سے صرف 100 طالب علم کامیابی حاصل کر سکے ان میں سے عزیزہ کا نامساعد حالات میں امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کرنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا نتیجہ ہے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور موصوفہ کو خادمہ دین بنائے۔ آمین

۞ مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ عزیزم گلشان احمد ابن مکرم رانا ابرار احمد صاحب قائد مجلس چک نمبر 88 عمر 13 سال کا گزشتہ دنوں موٹر سائیکل کے حادثہ میں دائیں ٹانگ اور بائیں بازو کا فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے عزیزم کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم طاہر احمد صاحب نیلا گنبد لاہور کی اہلیہ محترمہ منصورہ ریحانہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم الحاج ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب النصرت چلڈرن کلینک ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں کہ میری ٹانگ کا زخم اب بہتر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعاؤں میں یاد رکھنے کیلئے درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ثریا مانگٹ صاحبہ بابت ترکہ چوہدری افضل خاں صاحب مانگٹ)

۞ ورثاء مکرم چوہدری افضل خاں مانگٹ صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم چوہدری افضل خاں مانگٹ صاحب ولد مکرم جہاں خاں صاحب مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 4/3 دارالبرکات ربوہ برقبہ 10 مرلہ اب منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا ان کا حصہ ان کے بیٹے مکرم اختر زمان صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ ثریا مانگٹ صاحبہ اہلیہ مکرم شوکت حیات صاحب (بیٹی)
2۔ مکرم شہادت خاں مانگٹ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض احمد صاحب (بیٹی)
4۔ مکرمہ خالدہ افضل صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر جاوید صاحب (بیٹی)
5۔ مکرمہ زاہدہ صفدر صاحبہ بیوہ مکرم صفدر زمان صاحب (بیٹی)
بچگان نمبر 1 آصفہ صدر، نمبر 2 عطاء الحسن، نمبر 3 عمران صفدر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کلینک بند رہے گا

۞ مورخہ 20 تا 28۔اکتوبر 2006ء طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

۞ مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم نیو جرسی امریکہ تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے بڑے بھائی مکرم مولوی میر عبدالرحیم صاحب جرمنی میں گزشتہ چند ماہ سے مسلسل بیمار ہیں۔ گزشتہ دنوں چند روز ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد گھر منتقل ہو گئے ہیں۔ لیکن چلنے پھرنے سے تاحال معذور ہیں۔ خوراک بھی مصنوعی طریق سے لینے پر مجبور ہیں۔ ابھی تک کوئی غیر معمولی افاقہ کے آثار نظر نہیں آتے تاہم پہلے کی نسبت افاقہ محسوس کرتے ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کی بحالی کیلئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت والی زندگی سے نوازے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کی دعاؤں کے مورد

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کی تاریخ ساز شخصیت

صدر مجلس وقف جدید، امیر ضلع فیصل آباد، ماہر لسانیات وقانون دان، بے لوث خادم سلسلہ

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب ایڈووکیٹ (پیدائش 14 نومبر۔ 1896ء وفات 29 مئی 1993ء) صدر مجلس وقف جدید سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص اور فدائی خادم، لسانیات کے عالمی ماہر، قانون کے میدان میں طویل عرصہ تک جماعتی خدمات انجام دینے والے خدارسیدہ وجود تھے۔ آپ 1949ء سے تاوفات 29 مئی 1993ء امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد رہے۔ 1958ء تا وفات صدر مجلس وقف جدید۔ مجلس افتاء کے بھی ممبر رہے۔ 1974ء میں قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کا جو وفد پیش ہوا تھا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے علاوہ جو چار بزرگان احمدیت پیش ہوئے تھے ان میں ایک آپ بھی تھے۔

حضرت شیخ صاحب نے 1923ء میں شدھی کے محاذ پر بھی نہایت اہم اور شاندار خدمات انجام دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زندگی میں دوسال آپ نے جماعتی مجلس مشاورت کی بھی صدارت کی۔ حضرت شیخ صاحب علم لسانیات (فلالوجی) کے عالمی سطح کے ماہر تھے۔ آپ کی لگ بھگ ایک درجن کتب اس بارے میں شائع ہوچکی ہیں جو علم فلالوجی کے ماہرین سے زبردست خراج تحسین حاصل کرچکی ہیں۔ آپ نے ان کتب میں عربی کو تمام زبانوں کی ماں ثابت کیا ہے۔ آپ اس بارہ میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے جو اصول بیان فرمائے ہیں ان پر بنیاد رکھ کے پھر میں نے فارمولے بنائے ہیں۔ ان کی مدد سے دو اور دو چار کی طرح زبانوں کے اصل ماخذ کی طرف لوٹا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار کو ان کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے بیسیوں الفاظ کے استخراج کی تفصیل آپ سے سننے کا موقع ملا کہ یہ لفظ عربی سے یوں بنا ہے۔ اس کا پہلا حرف گر گیا ہے یا پہلے ایک حرف لگایا گیا ہے اور آخری حرف گر گیا ہے۔ یا آخر میں ایک حرف کا اضافہ ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس علم کا بہت ملکہ عطا فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کو عربی فارسی انگریزی اردو پر کامل عبور تھا۔ آپ کو عربی فارسی اردو کے ہزاروں شعر زبانی یاد تھے اور آپ موقعہ کی مناسبت سے اشعار چسپاں کردیا کرتے تھے۔ آپ اردو اور فارسی کے شاعر بھی تھے۔ درد و درماں کے نام سے آپ کا دیوان طبع شدہ ہے اور مضامین کا مجموعہ مضامین مظہر کے نام سے ملتا ہے۔ زبانوں کے سلسلہ میں آپ نے انگریزی اور سنسکرت پر مبسوط کتب تحریر فرمائی ہیں۔ آپ کا 35,30 زبانوں کے بارے میں تحقیقی کام ریویو آف ریلیجنز کے شماروں میں شائع ہوچکا ہے۔

حضرت شیخ صاحب پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے۔ قیام پاکستان سے پہلے کپورتھلہ میں پریکٹس کرتے تھے۔ ان ایام کا ایک واقعہ بیان فرماتے تھے کہ عدالتی کام کے سلسلہ میں کپورتھلہ میں اردو زبان میں کارروائی ہوتی تھی۔ انگریزی زبان استعمال نہیں کی جاتی تھی۔ بعض وکلاء نے وزیراعظم کی وساطت سے عدالت میں انگریزی زبان استعمال کرنے کی اجازت کے لئے درخواست کی۔ راجہ صاحب اس کو مناسب نہ سمجھتے تھے۔ آخر ایک دن کہا کہ میں خود عدالت میں آکر دیکھوں گا کہ اردو میں بیان کرنے میں کیا دقت پیش آتی ہے۔ اس کے بعد فیصلہ کروں گا۔ اتفاق سے جب راجہ صاحب کپورتھلہ عدالت میں تشریف لائے تو حضرت شیخ صاحب کسی مقدمہ کے سلسلہ میں بحث کررہے تھے۔ راجہ صاحب نے آخر تک کارروائی سنی اور یہ کہہ کر عدالت سے تشریف لے گئے کہ محمد احمد کو تو اردو میں بحث کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ لہٰذا اردو میں ہی عدالتی کارروائی جاری رکھی جائے۔

قیام پاکستان کے بعد فیصل آباد میں وکالت کی۔ ہمیشہ چوٹی کے وکلاء میں شمار ہوتا تھا۔ احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت قانون دان طبقہ آپ کا بے حد احترام کرتا تھا۔ حضرت شیخ صاحب کی قانونی خدمات میں نمایاں تاریخی دور وہ تھا۔ جب آپ نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے زیر اہتمام 1931ء تا 1934ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی راہنمائی میں اہل کشمیر کی قانونی خدمات سرانجام دیں اور ایک اندازے کے مطابق آپ نے اپنی قانونی جنگ سے 200 کے قریب مظلوم کشمیریوں کو جیلوں سے رہا کروادیا۔

حضرت شیخ صاحب جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تحت قانونی خدمات مکمل کرکے کشمیر سے واپس لوٹنے لگے تو مشہور کشمیری لیڈر شیخ عبداللہ جو نیشنل کانفرنس کے صدر تھے۔ پانچ چھ سو آدمیوں کے ساتھ آپ کو الوداع کہنے کے لئے آئے۔ جب شیخ عبداللہ کی خود نوشت آتش چنار شائع ہوئی تو حضرت شیخ صاحب سے اس کا ذکر کیا فرمایا مجھے فوراً لاکر دو خاکسار نے یہ کتاب پیش کردی۔ آپ نے دوتین دنوں کے بعد واپس بھجوادی ملنے پر فرمایا یہ کتاب اس کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ وہ تو فارسی سے نابلد تھے اس میں جابجا فارسی اشعار استعمال ہوئے ہیں بلکہ ایک دو اشعار غلط طور پر استعمال کئے گئے جن کا مطلب الٹ نکلتا ہے۔

آپ کی قانونی مہارت مسلمہ تھی۔ غیر از جماعت قانون دان بھی مشورے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات وہ وکلاء کو بحث سے قبل بریف بھی کیا کرتے تھے کہ وہ مخالف کو گھیر کر ایسے لائیں کہ اس کو فرار کا کوئی رستہ نہ مل سکے۔ آپ کو تو بہت آغاز میں 1920ء سے ہی جماعتی مقدمات کے سلسلہ میں خدمت کی توفیق ملتی رہی ہے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے درس القرآن میں بیٹھ کر درس سننے کا بھی موقعہ ملا۔ اس دور کے واقعات بھی سنایا کرتے تھے۔ خلافت ثانیہ کے سارے دور میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے معاون و دست راست رہے۔ خلافت ثالثہ میں آپ کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہونے کی رفاقت کا اعزاز حاصل ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے آپ کا تعلق وقف جدید کے ناظم ہونے کی وجہ سے پختہ اور مضبوط تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلافت سے قبل بھی آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ ان کے ہی ارشاد پر خاکسار کو حضرت شیخ صاحب کی صحبت کی سعادت حاصل ہوئی۔ جو 1970ء سے 1993ء تک جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت شیخ صاحب جیسے قیمتی نافع الناس وجود کو مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اپنے قرب میں مقام علیین عطا فرمائے۔ آمین

حضرت شیخ صاحب کے بارے میں خلفاء کے ارشادات ذیل میں پیش ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور اس کی غیر محدود رحمتیں جو ہم نے جلسہ کے ایام میں اپنے پر نازل ہوتی دیکھیں۔ ان کے نتیجہ میں جماعت پر جو شکر بجالانے کا فرض عائد ہوتا ہے اس کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاؤں۔

بہترین بیان جو جلسہ کی رحمتوں کے متعلق میرے سننے میں آیا وہ یہ ہے کہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر جو ہمارے بزرگ دعاگو اور بڑا ہی اخلاص رکھنے والے ہیں 14 جنوری کی صبح کو جبکہ جماعت ہائے ضلع لائل پور کی ملاقاتیں ہورہی تھیں۔ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے میں 57 سال سے جلسہ سن رہا ہوں اور کوئی ناغہ نہیں ہوا۔ ہر سال ہمارا جلسہ ایک منزل اوپر ہوتا ہے۔ اس سال یہ جلسہ دو منزل اوپر ہوا۔ ایک منزل نانبائیوں کی وجہ سے ہے۔

(روزنامہ الفضل 4 فروری 1968ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

میں پہل کررہا ہوں منظوم کلام سے اللہ تعالیٰ جزاء دے شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو، ان کے سپرد میں نے کام کیا تھا (وہ بڑے اچھے فارسی دان ہیں) کہ جو پہلی درثمین فارسی شائع ہوئی ہے اس میں کتابت کی اور اعراب کی بہت سی غلطیاں ہیں انہیں میں نے کہا کہ مجھے لکھ کے دیں۔ صحیح اور حسب ضرورت اعراب کے ساتھ۔ یہ میرے سفر سے پہلے کی بات ہے انہوں نے وعدہ کیا تھا جلسے تک میں یہ کام ختم کردوں گا۔ انہوں نے وہ مسودہ تیار کرکے مجھے دے دیا ہے۔ اب اس کی کتابت اور طباعت کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی کردے گا۔ (روزنامہ الفضل یکم فروری 1981ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ 1982ء کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کی تقریر میں حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کے بارے میں فرمایا۔

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب سلسلہ کے ایک بہت ہی متبحر عالم ہیں اور بڑے خاموش طبیعت اور منکسر المزاج انسان ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک بڑا لمبا حصہ حضرت مسیح موعود کی کتاب منن الرحمٰن کی صداقت کے اظہار کے لئے وقف رکھا۔ اور حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر جو یہ دعویٰ فرمایا کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ اس پر محترم شیخ صاحب نے اتنی محنت کی اور راتوں کو دیئے جلائے کہ یہ محنت چالیس سال کے طویل عرصہ پر پھیلی پڑی ہے اور چالیس سے زیادہ مختلف زبانوں کو آپ عربی کی طرف لوٹا چکے ہیں۔ لیکن اپنے خرچ پر اپنی ذمہ داری پر اور اپنی محنت کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھانا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ خصوصاً جبکہ کتاب عام فہم نہ ہو اور عوام الناس اس میں دلچسپی نہ رکھتے ہوں۔ اس لحاظ سے ان کا نہ خریدنا تو سمجھ میں آسکتا ہے لیکن اس تحقیق کو اب تک نظرانداز کئے رکھنا یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ دنیا میں لکھوکھہا ایسی یونیورسٹیاں اور لائبریریاں موجود ہیں جہاں اس تحقیق کی بہت قدر کی جائے گی۔ جب بعض عربوں کو اس کا علم ہوا تو وہ حیران رہ گئے اور انہوں نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر سے براہ راست رابطہ قائم کیا۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ عظیم الشان تحقیق ہے۔ جب ماہرین السنہ نے جب آپ کی تصنیف کو دیکھا تو یہاں تک لکھا کہ آپ کی تحقیق اگر میکس ملر (Max Muller) کی تحقیق سے جو علم اللسانیات کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے بڑھی ہوئی نہیں تو کم از کم اس کے ہم پلہ ضرور ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ میں سے تعلیم یافتہ طبقہ اس پر غور کرے تو انہیں معلوم ہوجائے گا کہ ہم پلہ ہونے کا کیا سوال ہے۔ یہ تحقیق یقیناً اس سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس وقت آپ کی دو کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔

1. English Traced to Arabic
2. Sanskrit Traced to Arabic

اور ان دونوں میں ساری دنیا کو گہری دلچسپی ہے اور اگر قرآن کریم کی زبان یعنی عربی کو ام الالسنہ ثابت کیا جائے تو یہ قرآن کریم کی ایک عظیم الشان خدمت

ہوگی۔ اس لئے جو دوست بیرونی دنیا سے تشریف لائے ہوئے ہیں ان کو میں خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جو ابھی ایک یا ایک سے زائد نسخے خرید کرلے جاسکتے ہیں وہ لے کر جائیں اور باقی وہاں دوستوں کو تحریک کر کے منگوائیں اور علماء کو تلاش کر کے ان تک یہ کتاب پہنچائیں۔ یہ ایسی کتاب نہیں ہے جو عام لوگوں میں تقسیم کی جائے۔ چوٹی کے علماء جو اس فن کے ماہر ہیں ان تک پہنچائیں اور اگر شیخ صاحب موصوف کی صحت اجازت دے اور اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ ان کی صحت اجازت دے تو ان کا باہر کے ممالک میں دورہ ہونا چاہئے۔ بیرونی جماعتوں کے دوست یونیورسٹیوں سے رابطہ قائم کر کے ان کے لیکچر کروائیں تا کہ اس عظیم الشان خدمت کو دنیا سے روشناس کرایا جائے۔ وہ تو کسی دنیاوی بدلے کے محتاج نہیں بلکہ اس سے بالا اور بے نیاز ہیں لیکن جو ہماری ضرورت ہے وہ تو ہمیں بہرحال پوری کرنی چاہئے۔
(روزنامہ الفضل 19 مئی 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 25 دسمبر 1992ء کو وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

حضرت اقدس مصلح موعود نے خود اپنے ہاتھ سے وقف جدید کی مجلس میں پہلا نام میرا لکھا۔ اگرچہ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کو ہر لحاظ سے مجھ پر فوقیت حاصل تھی، عمر کے لحاظ سے بھی بزرگ تھے اور (رفیق) بھی تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ یکم جنوری 1993ء میں فرمایا:۔

میں نے حضرت شیخ محمد احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے ان کو (رفیق) بیان کر دیا تھا۔ آپ کی پیدائش دراصل 14 نومبر 1896ء کی ہے جبکہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب جو ان کے بزرگ (رفیق) والد تھے وہ اس سے پہلے احمدی ہو چکے تھے اور یہ پیدائشی احمدی تھے تو مجھے چونکہ یاد تھا کہ یہ پچھلی صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے زمانے کا ایک بڑا حصہ انہوں نے پایا ہے۔ اس لئے میں نے (رفیق) کہہ دیا۔ اس سلسلہ میں ایک خط کا اقتباس میرے سامنے ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود نے شیخ محمد احمد صاحب کی پیدائش پر ان کے والد کے نام مبارکباد کا خط لکھا۔ وہ خط یہ ہے:۔

”مجبی اخویم منشی ظفر احمد صاحب سلمہ

......

لڑکا نوزاد مبارک ہو۔

سارے کام حضرت مسیح موعود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے کوئی سیکرٹری تو اس زمانے میں نہیں ہوا کرتے تھے اور کتابیں بھی لکھنا، بڑے بڑے مضامین لکھنا۔ پھر بے شمار اور دوسرے کام تھے کہ یقین نہیں آتا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اتنے کام ممکن ہیں۔ اور اپنے (رفقاء) کی دلداری کے لئے اپنے ہاتھ سے آپ انہیں خط بھی لکھا کرتے تھے مگر تحریر مختصر اور بہت سے مضامین کو چند الفاظ میں سمیٹے ہوئے۔

”لڑکا نوزاد مبارک ہو اس کا نام محمد احمد رکھ دیں۔ خداتعالیٰ باعمر کرے“۔ یہ ”باعمر کرے“ والی جو بات ہے یہ ہر خط میں آپ نہیں لکھا کرتے تھے کسی خط میں کوئی دعا ہوتی تھی، کسی خط میں کوئی دعا ہوتی تھی اور یہ پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ جماعت کو بھی اپنے ان جذبات میں شریک کروں۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب کی عمر غیر معمولی حالات میں بہت سخت بیماریوں کا شکار رہنے کے باوجود خدا کے فضل سے لمبی سے لمبی ہوتی چلی گئی ہے اور دعا کا ایک چھوٹا سا فقرہ یہ تھا کہ خداتعالیٰ باعمر کرے تو باعمر تو ہوگئے اب سو سال پورے ہونے میں چار سال رہتے ہیں اللہ کرے کہ یہ اگلی صدی بھی دیکھیں عمر کی اگلی صدی بھی اور دوسری بھی، یہ تو ہماری ایک خواہش اور تمنا ہے لیکن یہ دعا ضرور ساتھ کرنی چاہئے کہ صحت و عافیت کی شرط کے ساتھ باہوش بامراد رہتے ہوئے ایسی حالت میں لمبی زندگی کی دعا کرنا مناسب نہیں کہ انسان صاحب فراش ہو چکا ہو دوسروں پر بوجھ بن چکا ہو اور حضرت شیخ صاحب کے متعلق تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ بڑے خوددار انسان ہیں اور ادنیٰ سا بوجھ بھی کسی پر ڈالنا پسند نہیں کرتے اس لئے ہماری تمنا اور خواہش ہے البتہ اللہ کے ہاں جو بھی منظور ہو اسی پر ہم راضی ہیں۔ پس ان کو جو (رفیق) کہا گیا تو اس لئے کہ خیال تھا کہ اس زمانے میں ضرور کسی وقت گئے ہوں گے لیکن یہ معلوم کر کے تعجب ہوا ہے کہ کبھی بھی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں خود حاضر ہونے کا موقعہ نہیں ملا اور اس زمانے میں جو بعض عشاق (رفقاء) تھے ان کی عشق کی عجلت نے بھی ایسا کیا ہے۔ بعض دفعہ انسان ایک خیال میں ایسا مگن ہو جاتا ہے کہ اپنے گردوپیش، اپنے ماحول، اپنے بچوں تک کی فکر نہیں رہتی تو وہ اس شدت کے جذبے سے قادیان کی طرف کھنچے جایا کرتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کی ہوش نہیں تھی کہ میں اپنے بچے کو بھی لے جاؤں اور اس کو بھی (رفیق) بنالوں مگر میں نے جو (رفیق) کہا ہے تو صرف عمر کی وجہ سے نہیں۔ ان کی ادائیں بھی (رفقاء) والی ہیں۔ پس میری غلطی تو اپنی جگہ لیکن ان سے بھی تو پوچھئے کہ وہ کیوں اتنے پیارے ہوئے۔ جنہوں نے اپنی ساری زندگی (رفقاء) کی طرح صرف کی ان کو اگر غلطی سے (رفقاء) میں شمار کرلیا جائے تو انسانی نقطہ نگاہ سے تو غلطی ہے مگر خدا تو بغیر غلطی کے شامل کرسکتا ہے۔ پس آخری دعا جو میں کرتا ہوں اور آپ سے بھی اس کی گزارش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب کے لئے یہ دعا کریں کہ میرے منہ سے جو غلطی سے نکلا تھا خدا کی تقدیر میں واقعۃً لکھا جائے اور اللہ کے رجسٹر میں ان کا شمار (رفقاء) میں ہو۔ (الفضل 4 جنوری 1993ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب فیصل آباد زرعی یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے تو خدام الاحمدیہ کے کاموں کے سلسلہ میں اردگرد کے دیہات میں جایا کرتے تھے۔ ان دنوں کا ایک واقعہ جس کا تعلق حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کی ذات سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”مجھے ایک مثال یاد آگئی، فیصل آباد میں جب ہم ہوتے تھے تو خدام خدمت خلق کے تحت باہر جایا کرتے تھے تاکہ دیہاتوں میں جا کے لوگوں سے ملیں اور اگر ان کے کوئی کام بھی ہوں تو وہ کئے جائیں، ان کی ضروریات پوری کی جائیں۔ زمیندار ہیں تو ان کی زمیندارے کی کیا کیا ضروریات ہیں، ان کا جائزہ لیا جائے۔ تو اسی طرح کے ایک وفد میں ہم گئے۔ ایک دیہاتی بیٹھا تھا باتوں باتوں میں اس کو پتہ لگ گیا کہ ہم احمدی ہیں۔ گو کہ یہ اظہار عموماً نہیں کیا جاتا تھا جب تک کوئی خود نہ پوچھے۔ اس نے ذکر کیا کہ فیصل آباد میں ایک احمدی وکیل ہیں شیخ محمد احمد صاحب مظہر، بہت نیک انسان ہیں اور بہت سچے آدمی ہیں، کبھی غلط بیانی سے کام نہیں لیتے اور کبھی کوئی جھوٹا کیس نہیں لیتے لیکن (وہ پنجابی میں کہنے لگا) ایک نقص ہے ان میں کہ وہ ہیں مرزائی۔ تو مرزائی احمدی ہونا ہی نقص تھا ان میں اور کوئی عیب تلاش نہیں کر سکے۔ تو یہ تو ان کی کم عقلی ہے یا جس طرح مولویوں نے انہیں بتایا اسی طرح انہوں نے اظہار کر دیا۔ (خطبات مسرور جلد اول ص 554)

طاہر محمود عابد صاحب مربی سلسلہ گنی کناکری

چوتھا جلسہ سالانہ گنی کناکری

جماعت احمدیہ گنی کناکری کو 21 مئی کو اپنے چوتھے جلسہ سالانہ کے بابرکت انعقاد کی توفیق ملی۔

چونکہ یہ جماعت سیرالیون جماعت کے ماتحت ہے۔ لہٰذا محترم امیر صاحب سیرالیون نے محترم خوشی محمد شاکر صاحب کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔

جلسہ کے لئے کناکری شہر میں کمیونٹی ہال بک کروایا گیا۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے حضور انور کی خدمت میں خط کے علاوہ تمام احباب جماعت مردوزن نے وقت کے علاوہ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پندرہ دن پہلے جلسہ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ دعوت نامے تیار کئے گئے اور بہت سے معززین شہر کو دعوت دی گئی۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

دین حق ایک عالمی مذہب، آنحضرت ﷺ امن کا شہزادہ، احمدیت، دین حق میں اختلافات کا آغاز اور ناجی فرقہ۔

تمام تقاریر فرنچ اور لوکل زبان سوسو میں ہوئیں۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے جناب عزت مآب ڈاکٹر محمد شیخو باہ ساکو (HE. Dr.Muhammad Shekho Bah) جو کہ گنی میں سیرالیون کے ایمبیسیڈر ہیں کو دعوت دی۔ وہ تشریف لائے اور اپنے افتتاحی خطاب میں انہوں نے سیرالیون میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور اعتراف کیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو سیرالیون میں دین حق کی صحیح تعلیم لے کر آئی اور سیرالیون میں پہلی PRAYER BOOK متعارف کروائی۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ جتنا متاثر مجھے احمدی مربیان نے کیا ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا یہ بے غرض خدمت کرنے والے لوگ ہیں اور اس جماعت نے نہ صرف دعوت الی اللہ کی بلکہ دوسرے میدانوں میں بھی بلا رنگ و نسل و قوم و مذہب لوگوں کی خدمت کی ہے۔ انہوں نے گنی کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ لوگوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ جو احمدی ہو چکے ہیں وہ احمدیت کی روح کو سمجھیں اور جو نہیں ہوئے وہ صدق دل سے انہیں خوش آمدید کہیں کیونکہ یہ جماعت صد فیصد للّٰہی جماعت ہے اس بات کا ثبوت سیرالیون میں ایک لمبے عرصے سے ان لوگوں کی بے لوث خدمات ہیں۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ سامعین نے بڑی توجہ سے سنیں۔ دو بجے سہ پہر نمازوں کی ادائیگی اور طعام کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس میں سوال و جواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پروگرام کا یہ حصہ بہت دلچسپ رہا۔

اس جلسہ میں چار اقوام کے 200 افراد نے شرکت کی جس میں 80 غیر از جماعت احباب شامل تھے۔ اس طرح یہ جلسہ نہایت کامیابی سے شام پانچ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو گنی میں احمدیت کی ترقی کا پیش خیمہ بنائے اور لوگوں کو ان انوار و برکات سے مالا مال کرے جو اس جلسہ سے وابستہ ہیں اور حضرت مسیح موعود کی تمام دعائیں شاملین جلسہ کے حق میں پوری فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 25۔اگست 2006ء)

مہنگاترین میگزین

امریکہ کا ”ویژن ایئر“ (Vision Air) میگزین جس کو سٹیفن جان۔ سیلیا ڈینز اور جیمز کیلن شائع کرتے ہیں دنیا کا مہنگاترین میگزین ہے۔ اس کے ایک شمارے کی قیمت 100 امریکی ڈالر ہے مگر بعض اوقات یہ میگزین بلیک مارکیٹ میں 5000 ڈالر میں بھی ملتا ہے۔ اس کے ہر شمارے میں نت نئے موضوعات ہوتے ہیں مگر یہ موضوعات زیادہ تر فیشن فوٹوگرافی اور آرٹ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میگزین میں کوئی بھی اشتہار نہیں ہوتا۔ یہ میگزین ایک مضبوط ڈبے میں بند کیا ہوتا ہے۔ پہلے پہل تو اسے ایک مخمل کے ڈبے میں پیک کیا جاتا تھا اور اسی طرح کے ڈبوں میں جواہرات بھی ڈالے جاتے تھے جو اس کی وجہ شہرت بنے۔

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

افواہیں پھیلانا ہماری تعلیم کے خلاف ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اور جب بھی ان کے پاس کوئی امن یا خوف کی بات آئے وہ اسے مشتہر کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے پھیلانے کی بجائے رسول کی طرف یا اپنے میں سے کسی صاحب امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو اس سے استنباط کرتے وہ ضرور اس کی حقیقت کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم چند ایک کے سوا ضرور شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔ (النساء:84)

پھر فرمایا:۔

اور تو میرے بندوں سے کہہ دے کہ ایسی بات کیا کریں جو سب سے اچھی ہو یقیناً شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے شیطان بے شک انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔ (بنی اسرائیل:54)

افواہیں پھیلانا خواہ گہری سازشوں کیلئے ہوں یا ہلکے پھلکے مذاق کیلئے ہو ہر طرح سے دین حق میں منع ہیں اور ان کا قلع قمع کرنا ضروری ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔"نرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسی پر بس نہ کرے نہیں بلکہ انہیں دونو کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے جس کیلئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں...... نفاق اور ریاکاری کی زندگی لعنتی زندگی ہے یہ چھپ نہیں سکتی آخر ظاہر ہو کر رہتی ہے اور پھر سخت ذلیل کرتی ہے۔"
(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ 68)

سوسائٹی کی تقسیم

قرآن کریم مذہبی لحاظ سے سوسائٹی کو تین گروہوں میں تقسیم کرتا ہے اول مومنین دوم کفار اور سوم منافقین۔

مومنین کا گروہ مامورین پر ایمان لاتا ہے اور ایمان اور اخلاص اور اطاعت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

کفار کھلم کھلا مامورین کی صداقت کا انکار کر دیتے ہیں۔

ایک تیسرا گروہ ہے جو زیادہ خطرناک ہوتا ہے اوپر سے ایمان لانے والوں میں شامل ہوتے ہیں اور اندر سے منافق ہوتے ہیں اور کئی حیلوں سے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور تخریبی کارروائیاں کرتے رہتے ہیں جہاں فائدہ نظر آئے وہاں مومنوں کے گروہ میں شامل ہو بیٹھتے ہیں اور جہاں قربانی کا موقع آئے تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ان کی شیطانی کارروائیوں کا ایک حربہ مومنوں کے خلاف افواہیں پھیلانا ہوتا ہے اور تحقیق کئے بغیر دانستہ یا غیر دانستہ طور پر بات کو آگے پہنچانا ہوتا ہے قرآن کریم کی اس آیت میں جو سورۃ النساء کی آیت نمبر 84 ہے یہی مضمون بیان ہوا ہے اور ساتھ اس کا حل بھی بتا دیا ہے کہ جب وہ کوئی خوف یا امن کی بات سنتے ہیں تو اسے آگے پھیلاتے چلے جاتے ہیں ممکن ہے جو کچھ انہوں نے سنا تھا وہ صحیح نہ ہو بہتر ہوتا وہ پہلے اپنے رسول یا وقت کے خلیفہ یا حاکم وقت یا کسی صاحب امر تک وہ بات پہنچاتے اور پھر وہ اس بات کی صحیح حقیقت کو پا لیتے لیکن وہ بلا تحقیق بات کو افواہوں کے رنگ میں پھیلاتے چلے جاتے ہیں اور اگر مومنوں پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت شامل حال نہ ہوتی تو وہ ضرور نقصان اٹھاتے اور اس افواہ سے متاثر ہو جاتے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف وہی بات کہو جو سب سے اچھی ہو۔

ایک بھیانک مثال

افواہیں پھیلانے کی بھیانک ترین مثال سورۃ النور میں آیت 12 تا 18 میں بیان ہوئی ہے جب منافقین نے آنحضرت ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان عظیم کو افواہ کے رنگ میں پھیلایا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول النور آیت 12 کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں اشارہ ہے اس فتنہ کی طرف جبکہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدظنی کی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے حضرت عائشہؓ کا پاک ہونا ظاہر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واقعہ مومنوں کے واسطے کسی تکلیف کا موجب نہیں بلکہ سراسر فوائد کا باعث ہے اول تو خود یہی واقعہ ایک بڑے بھاری مسئلہ کے حل ہو جانے کا موجب ہوا کہ جب کسی عورت پر اتہام لگایا جائے تو کیا کرنا چاہئے اور خود اتہام لگانے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے دوم حضرت عائشہؓ کی بریت خدا کی پاک کتاب سے ثابت ہوگئی اور اس طرح حضرت ام المومنینؓ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ قرآن شریف میں ان کا ذکر خیر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا اور جو لوگ منافق تھے اور ان کے دلوں میں کجی تھی اور کمزوری تھی وہ بھی ظاہر ہو گئے اور مومنوں کو آئندہ کے واسطے احتیاط مدنظر ہو گئی کہ ایسے معاملات میں جلدی سے منہ نہیں کھولنا چاہئے بلکہ احتیاط سے کام لینا چاہئے۔"
(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 204)

خلافت اور مرکزیت

افواہوں کے پھیلانے کے منافقانہ ہتھیار کو استعمال کر کے خلافت اور مرکزیت کو ختم کرنے کی ایک نہایت بھیانک سازش عبداللہ بن سبا کی ہے۔ اس نے افواہیں پھیلانے کیلئے بڑے منظم طریقے سے مسلمان ریاستوں میں اپنے نمائندوں اور بعض سادہ لوح مسلمانوں کا جال بچھا دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور فتنوں کا آغاز اسی وجہ سے ہوا تھا جس کی تفصیل حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے معرکۃ الآراء لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" میں بیان فرمائی ہے۔

اکثر اوقات دشمن جب سمجھتا ہے کہ علم اور طاقت کے ساتھ وہ دین کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو پھر وہ منافقانہ چال چلتا ہے اور افواہیں پھیلا کر ماحول کو آلودہ کرتا ہے اور بعض اوقات اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔

جب ذرائع ابلاغ پوری طرح سامنے نہیں آئے تھے افواہوں کے نتیجے میں بڑی بڑی بھیانک سازشیں کامیاب ہوتی رہیں لیکن اب خدا کے فضل سے اور خلافت احمدیہ کی برکت سے اکثر افواہیں غیر مؤثر ہو جاتی ہیں۔

افواہوں کی روک تھام

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو تعلیم دی ہے اس کو واضح کرنے کیلئے تین حوالے پیش خدمت ہیں۔ فرمایا

لوگوں سے اچھی بات کہیں۔ (البقرہ:184)

جب بھی تم کوئی بات کرو عدل سے کام لو (الانعام:103)

صاف سیدھی بات کیا کرو (الاحزاب:71)

اگر انسان کے مدنظر خدا تعالیٰ کے احکامات اور اس کی رضا کا حصول ہو تو وہ بات سن کر جو بات بھی کرے گا وہ صرف اچھی اور صاف اور سیدھی اور افراط و تفریط سے پاک عدل اور انصاف والی بات ہو گی صرف وہ بات کرے گا جس سے کسی کو فائدہ پہنچے صحیح ہو مشتبہ نہ ہو۔ صاف ہو اور عدل کا تقاضا یہ ہے کہ کچھ سوچ لیا جائے تفتیش کر لی جائے کہ یہ بات آگے کرنے والی بھی ہے یا نہیں اور پاک معاشرہ پھر ہی قائم ہو سکتا ہے کہ ان احکامات پر عمل کیا جائے اور جیسا کہ مضمون کے شروع میں سورۃ النساء کی آیت 84 میں وضاحت ملتی ہے۔ کہ امن اور خوف کی خبروں کو بلا سوچے سمجھے آگے پہنچانے کی بجائے صاحب اختیار لوگوں تک پہنچایا جائے تا کہ اس کے صحیح یا غلط ہونے کا پتہ لگ سکے اور صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہر بات ادھر ادھر نہ کی جائے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے یہی فرمایا ہے کہ جو سنی سنائی بات پر اعتبار کر لیتا ہے اور آگے پھیلا دیتا ہے وہ گویا منافق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے ان کے پاس آ کر کچھ کہتا ہے دوسروں کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے یعنی بڑا منافق اور چغل خور ہے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب مجھے معراج ہوا تو حالت کشف میں میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو سے کھیلتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی آسان عبادت نہ بتاؤں جو بجا لانے کے لحاظ سے بڑی ہلکی ہے خاموشی اختیار کرو بے ضرورت بات نہ کرو اور اچھے اخلاق اپناؤ۔

جماعت احمدیہ کی تعلیمات

حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء نے اپنے اپنے زمانے میں معاشرے کی اس برائی کی طرف بھی حکمت کے ساتھ توجہ دلائی ہے اور نہایت پُرحکمت تعلیم دی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔"بات کو منہ سے نکالنے میں انسان کو بہت زیادہ عاقبت اندیشی سے کام لینا چاہئے۔"
(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین صفحہ 103)

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"اگر ہم میں سے ہر شخص اپنی سوسائٹی کیلئے ایک چمکتا ہوا ستارہ بن جائے تو کمزور لوگوں کے اخلاق اور شریعت کے خلاف افعال کرنے کی جرأت نہ رہے۔"
(مشعل راہ جلد اول صفحہ 397)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

"فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ اتنی ہی بات کرو جتنی کی ضرورت ہے۔ ایک بول سے مقصد حل ہوتا ہو دو بول نہ بولو۔ ارشاد نبوی ہے کہ بڑا مبارک ہے وہ جس نے قوت گویائی کی بہتات کو (ذکر الٰہی کیلئے) محفوظ رکھا مگر اپنے مال کی کثرت میں خدا کی راہ میں (بے دھڑک) خرچ کیا۔"
(حیات ناصر جلد اول صفحہ 309)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا۔

"حقیقت یہ ہے کہ سچائی کے بغیر کسی قوم کی تربیت ممکن نہیں۔ ہماری گلیوں میں ہمارے گھروں میں بچے جھوٹ بولتے پھرتے ہیں۔ جھوٹے ڈراوے دیتے ہیں جھوٹی کہانیاں سنتے ہیں جھوٹی کہانیاں سناتے ہیں۔ ایکسائٹ (Excite) کرنے کیلئے اس نے کہا جی فلاں ممانی گھر میں آ گئیں۔ بچے دوڑے دوڑے واپس آئے کہ او ہو میں تو مذاق کر رہا تھا...... ان لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) لوگوں کو پاگل بنا رہے ہوتے ہیں لیکن آپ پاگل بن رہے ہوتے ہیں۔ (البقرہ آیت:10)...... پس جھوٹے مذاق بھی نہ کریں۔ ہنسیں نہیں۔ کوئی بچہ جھوٹ بول کر مذاق اڑاتا ہے تو اسے کہیں کہ یہ تم نے کیا حرکت کی ہے...... جھوٹ پر منہ مارنا اور جھوٹ بول کر کسی کو ایکسائٹ کرنے کی کوشش کرنا بالکل ایسا ہی ہے کہ آپ گند کھا کر گویا اپنے خیال میں دوسرے کو لذت پہنچا رہے ہیں۔" (مشعل راہ جلد سوم صفحہ 65)

مکرم راشد حسین صاحب

Cryopr eservation: The Science of Future

کرایوپریزرویشن یعنی مستقبل کی سائنس

نہایت ہی کم درجہ حرارت پر زندگی کو منجمد کرنے کے عمل کو کرایو پریزرویشن (Cryopreservation) کہتے ہیں ۔ اس سے متعلقہ بیالوجی کی شاخ کرایو بیالوجی (Cryobiology) کہلاتی ہے۔

ایک زندہ جسم کو اپنے روزمرہ کے کام سرانجام دینے کے لئے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سب سے اہم اس کی خوراک بشمول پانی اور آکسیجن کے اور خوراک کی توڑ پھوڑ کے باقی بچ جانے والے مادوں کا جسم سے اخراج ہے (کیونکہ یہ مادے جسم کے لئے خطرناک ہوتے ہیں) اگر ایک جسم زندہ ہے تو اسے بہرحال یہ دونوں کام کرنے ہی ہوتے ہیں ۔ مگر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے بعض جانداروں کے جسم میں ایسے نظام رکھے ہیں کہ وہ ایک خاص وقت کے لئے ان ضروریات کو بہت کم کر لیتے ہیں ۔ اس کی مثال سخت سردی میں Reptiles اور Amphilio کا Hybernation میں چلے جانا ہے جب مناسب حالات یعنی خوراک کی فراہمی یقینی ہوتی ہے تو دوبارہ اپنی اصل حالت میں واپس آ جاتے ہیں۔

قطبین پر پائی جانے والی مچھلیوں کی اقسام اپنے اندر خاص قسم کی پروٹین (Antifreeze) بنالیتی ہیں جو کہ ان کو نقطۂ انجماد پر بھی زندگی کے عوامل جاری رکھنے کے قابل بنائے رکھتی ہیں۔

ریپٹائلز (Reptiles) مثلاً سانپ، چھپکلیاں وغیرہ $-6C^o$ پر اپنے اعضاء کو منجمد کر کے کئی ہفتے تک زندہ رہ سکتے ہیں ۔ کیڑے مکوڑوں (Insects) کو بلاشبہ کم درجہ حرارت پر زندہ رہنے کا چیمپئن قرار دیا جا سکتا ہے ۔ قدرت نے ان کو ایسی صلاحیت بخشی ہے کہ وہ $-20C^o$ پر بھی اپنی آنکھیں کھلی رکھ سکتے ہیں ۔ کچھ ممالیہ جانور مثلاً چمگادڑیں ، گلہریاں وغیرہ $-3C^o$ تک بغیر منجمد ہوئے لمبے عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں۔

جانداروں کے اس نظام کو دیکھ کر سائنسدانوں کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس طرح وہ دوسرے جانوروں میں بھی زندگی کو منجمد کر سکتے ہیں ۔ اسی فلسفے کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے خلیوں (Cells) کو منجمد کرنے کے تجربات شروع کر دیئے مگر ان کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑا ۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جب خلیات کو کم درجہ حرارت پر رکھا جاتا ہے تو ان کے اندر کا پانی برف میں تبدیل ہو جاتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جب پانی برف بنتا ہے تو پھیل جاتا ہے اس کا مشاہدہ پلاسٹک کی بوتل کو پانی سے بھر کر فریزر میں رکھ کر کیا جا سکتا ہے۔

خلیات (Cells) کے اندر اس طرح برف کے بننے اور پھیلنے سے ان کے اندر کے عضویے مثلاً مرکزہ (Nucleus) اینڈو پلازمک ریٹی کولم (Endoplasmic Reticulum) اور مائٹو کونڈرن (Mitochondrin) وغیرہ زخمی ہو جاتے ہیں۔

اس مسئلے کے حل کے لئے سائنسدانوں نے کوشش کی کہ Cell کے اندر سے زائد پانی نکال لیا جائے لیکن یہ بھی اس مسئلے کو مکمل طور پر حل نہ کر سکا کیونکہ پانی کے نکل جانے سے خلیات پچک (deform) جاتے ہیں۔

''ہمت مرداں مدد خدا'' کے مصداق اچانک ایک نئی دریافت ظہور پذیر ہوگئی ۔ سائنسدانوں نے ایک ایسا مرکب دریافت کیا جس کی خصوصیات نہایت جدا تھیں وہ مرکب ایتھائلین گلائی کول (Ethylen Glycole) تھا ۔ خواص کے لحاظ سے یہ Glycerole سے ملتا جلتا ہے ۔ اس کی یہ خاصیت ہے کہ یہ خلیات کے اندر سے زائد پانی نہ صرف نکال دیتا ہے بلکہ خود خلیے کے اندر داخل ہو کر اسے پچکنے سے بھی بچا لیتا ہے ۔ یہ مرکب نہایت کم مقدار میں تو خلیے کے اندر زندگی کو برقرار رکھتا ہے مگر مقدار میں زیادہ ہونے سے نقصان دیتا ہے ۔ مزید مشاہدات سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ کم درجہ حرارت پر اس کا نقصان کم سے کم ہوتا ہے اس طرح سے دوسرے مرکبات مثلاً Dimety/Sulpho Oxine (DMSO) اور Propylene Ghyole سے بھی بعض صورتوں میں بہتر نتائج آتے ہیں۔

مزید وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ Sperms اور Eggs کے انجماد کے تجربات کامیابی سے ہمکنار ہوئے (ذیل میں Oocytes یعنی Mammalian کے انجماد کا طریقہ کار دیا گیا ہے)

خلیات کو منجمد کرنے کے اس طریقہ کار میں ان کو ایتھائلین گلائیکول کے 40% محلول میں نہایت کم وقت (30 sec) کے لئے رکھا جاتا ہے اس کم وقت کے دوران خلیات کے اندر کا پانی اوسموسز (Osmosis) کے عمل کے ذریعے باہر آ جاتا ہے اور اس کی جگہ ایتھائلین گلائیکول لے لیتا ہے ۔ پھر ان خلیات کو پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی ٹیوبوں میں بند کر کے $20C^o$ سے $80C^o$ تک پروگرامنگ والے فریزر میں ٹھنڈا کیا جاتا ہے ۔ جب Sample $80C^o$ تک ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اسے براہ راست مائع نائٹروجن جس کا درجہ حرارت $196C^o$ ہوتا ہے ڈبو دیا جاتا ہے ۔ اس کم درجہ حرارت پر خلیات 50 سال تک بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔

اس کم درجہ حرارت پر زندگی کے تمام عوامل رک جاتے ہیں اگر ان خلیات کی دوبارہ زندگی مقصود ہو تو ان کو اس مصنوعی نیند سے نکالنے کے لئے انہیں مائع نائٹروجن سے نکال کر شکر (Sugar) کے محلول میں $37C^o$ پر رکھا جاتا ہے پانی آہستہ آہستہ خلیات کے اندر داخل ہو جاتا ہے ۔ دو تین مرتبہ اس شکر کے ہلکے محلول سے دھونے سے ایتھالین گلائیکول مکمل طور پر Cell سے باہر نکلتا ہے اور ان میں زندگی دوبارہ لوٹ آتی ہے ۔ (دوبارہ گرم کرنے کے عمل کو Thowing کہتے ہیں)

تحقیقات سے یہ بات عیاں ہے کہ کرایو پروٹیکٹو یعنی ایتھالین گلائیکول کا محلول جتنا گاڑھا ہو Cell کی زندگی کے امکانات اتنے ہی بڑھ جاتے ہیں مزید برآں ٹھنڈا کرنے کا عمل جتنا تیز ہوگا خلیات کو نقصان اتنا کم ہوتا ہے ۔ خلیات کی مختلف اقسام کے لئے بنیادی اصل یہی ہے مگر طریقہ کار میں کچھ تبدیلیاں ہیں۔

زندگی کو منجمد کرنے کے لئے یہ تجربات سردست یک خلوی (unicellular) جانور میں کارگر ہیں ۔ کثیر خلوی (Multi-Cellular) جانوروں میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایتھائلین گلائیکول کا نفوذ اندر والے خلیات میں نہیں ہو پاتا جس سے وہ مر جاتے ہیں ۔ تاہم بافت (Tissue) کے چھوٹے ٹکڑے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

اس سائنس کا استعمال

1۔ آج کل دنیا میں بعض جانوروں کی نسل تیزی کے ساتھ ختم ہوتی جا رہی ہے ان کے جرم پلازم (Germ Plasm) کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ بہترین تکنیک ہے ۔ اس طریقہ کار میں عموماً ان کے تولیدی مادہ یعنی Sperm/Oocytes کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

2۔ بہتر نسل کے جانور پیدا کرنے کے لئے Female کا Cross کسی اچھے Male سے کرایا جاتا ہے اچھے Males کی تعداد بہت کم ہوتی ہے لہٰذا تولیدی مادہ (Semen) کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے بہتر قسم کے جانوروں کے تولیدی مادہ (Semen) اکٹھا کر کے اسے پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے ۔ بعد ازاں طلب پر جانوروں کے ڈاکٹروں کو Inseminertion کے لئے فراہم کر دیا جاتا ہے۔

3۔ آج کل دنیا میں مصنوعی عضو بنانے کی دوڑ جاری ہے ۔ خلیات کی چند اقسام مثلاً Stem Cells سے مکمل عضو بنانے کے تجربات کامیابی سے ہمکنار ہو رہے ہیں ۔ چنانچہ خلیات کی ان اقسام کو منجمد کر لیا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر استعمال کر لیا جاتا ہے۔

4۔ دنیا بھر میں Test tube baby کی مختلف لیبارٹریوں میں Oocytes,sperm cells اور Embryos کو محفوظ کرنے کے لئے یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

5۔ اگر ہم اس طریقہ کار کو اس حد تک بہتر بنا لیتے ہیں کہ پورے کے پورے اعضاء (Organs) محفوظ کئے جا سکیں تو اس سے انسانی دل جگر اور پھیپھڑوں کی تبدیلی کا عمل حیرت انگیز طور پر بہتر ہو جائے گا اور بہت سے اعضاء (Organs) موت کے بعد نکال کر منجمد کرنے کی صورت میں ذخیرے بنائے جا سکیں گے ۔ تاحال ان بافتوں جن کی Blood Supply کی ضرورت نہیں ہوتی ان کے منجمد اور Thow کرنے کے تجربات کامیابی سے ہمکنار ہو چکے ہیں ۔ ان میں انسانی دل کے والو (Human Heart Volves) ، خون کی نالیاں (Arteries) اور گھٹنے کے حصے (Knee Components) اور آنت (Intestine) کے حصے وغیرہ شامل ہیں ۔ جگر، مثانے کی نالیاں، پھیپھڑوں اور گردوں کے انجماد کے تجربات ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں ۔ اس سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ کرایو پروٹیکٹنٹ Cryoprotectant کا اندر کے cell تک نفوذ نہ ہونا ہے۔

6۔ کرایو سرجری موجودہ دور کے کامیاب طریقہ کاروں میں سے ایک ہے اس عمل کے دوران کینسر (Cancer) یا رسولی والے حصے کو بار بار ٹھنڈا اور گرم کیا جاتا ہے اس عمل سے خلیات کے اندر کی پروٹین کی شکل بگڑ جاتی ہے اس سے وہ پروٹین اپنا صحیح کام سرانجام نہیں دے سکتیں ۔ نتیجے کے طور پر وہ خلیات (رسولی اور کینسر والے) مر جاتے ہیں اور اس طرح بغیر آپریشن کے علاج ممکن ہے ۔ مزید برآں انسانی جسم کے دفاعی نظام کو بھی تیز کرنے کے لئے کرایو بیالوجی کے اصولوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

7۔ سائنسدان اس سے بھی آگے کی سوچ رکھتے ہیں ان کے خیال میں اگر ہم کثیر خلوی (Multi-Cellular) جانوروں کی زندگی کو منجمد کرنے کے تجربات میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو بہت سے انسان جو ایسی بیماریوں میں مبتلا ہیں جن کا علاج آج کے دور میں ممکن نہیں کو منجمد کر لیا جائے اور جب آج سے 50 یا 100 سال بعد سائنس ان بیماریوں کے علاج دریافت کرے تو ان انسانوں کو یعنی نارمل درجہ حرارت لا کر Thow کرنے کے بعد دوبارہ زندگی دے کر علاج کر لیا جائے۔

☆☆☆

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام انعامی سکالرشپس 2006

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کے امتحانات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء وطالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس 2006 کا اعلان کیا ہے

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2006

مکرم میاں محمد صدیق بانی مرحوم کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ علم کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔انٹرمیڈیٹ

☆پری میڈیکل گروپ
☆پری انجینئرنگ گروپ
☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔میٹرک

☆سائنس گروپ
☆جنرل گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو جو احمدی طلباء/طالبات پاکستان بھر کے احمدی طلبہ سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کرینگے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔ اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہوسکتے ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے انعامی سکالرشپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔ اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

صادقہ فضل انعامی سکالرشپ

اس سکالرشپ سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم/طالبہ علم کو مبلغ بیس بیس ہزار روپے کے چار انعام اور جنرل سائنس گروپ میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ علم کو مبلغ بیس ہزار روپے کا ایک انعام دیا جاتا ہے۔ اس طرح امسال بھی مندرجہ بالا تفصیل کے ساتھ بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔

خورشید عطاء انعامی سکالرشپ

اسی طرح انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپ میں چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ علم کیلئے اس انعامی فنڈ سے مبلغ پندرہ پندرہ ہزار روپے کے دو انعام اور جنرل گروپ (بشمول جنرل سائنس گروپ) میں تیسری اور چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ علم کو پندرہ پندرہ ہزار روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔ اس طرح اس انعامی فنڈ کی رقم سے پندرہ پندرہ ہزار روپے کے چار انعامات سالانہ دیئے جاتے ہیں۔

قواعد وضوابط

☆ یہ اعلان انٹر میڈیٹ اور میٹرک کے 2006ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے (اس سے پہلے کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوسکے گا واضح ہو کہ 2005ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔)

☆اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (First Annual Examination) پر ہوگا۔

☆ By Parts یا Division Improve کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہونگے۔

☆ طلباء وطالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

درخواست دینے کی آخری تاریخ اور طریق کار

☆سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ/میٹرک کی سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی لگانا لازمی ہوگا۔

☆اس طرح درخواست اور سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیرغور نہ لائی جائے گی۔

☆انعام کے حقدار طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی (اس لئے بہتر ہوگا کہ اپنی درخواست پر اپنا فون نمبر بھی درج کردیں)

آخری تاریخ

☆درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2006ء مقرر ہے اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیرغور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

بدھ 18/اکتوبر 2006

1-35 am	عالمی خبریں
2-05 am	درس القرآن
3-40 am	عربی سیکھیے
4-15 am	تلاوت
5-00 am	تلاوت، درس حدیث، عالمی جماعتی خبریں
6-50 am	درس القرآن
8-20 am	تلاوت
8-35 am	درس حدیث
9-05 am	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
9-50 am	تلاوت
10-05 am	جلسہ سالانہ ہالینڈ
10-30 am	عربی سیکھیے
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، عالمی جماعتی خبریں
1-50 pm	چلڈرنز کلاس
2-45 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	درس القرآن
5-30 pm	درس حدیث
6-00 pm	عالمی جماعتی خبریں
6-25 pm	بنگلہ سروس
7-35 pm	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
8-25 pm	تلاوت
10-15 pm	خطبہ جمعہ
10-45 pm	آسٹریلین ڈاکومنٹری
11-30 pm	عربی سروس

جمعرات 19/اکتوبر 2006ء

1-25 am	عالمی جماعتی خبریں
2-00 am	درس القرآن
3-25 am	آسٹریلین ڈاکومنٹری
4-00 am	تلاوت
5-35 am	تلاوت، درس حدیث، عالمی جماعتی خبریں
6-40 am	درس القرآن
8-10 am	درس حدیث
8-40 am	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
9-55 am	تلاوت
10-25 am	تقاریر جلسہ سالانہ لندن
11-00 am	تلاوت، درس حدیث، عالمی جماعتی خبریں
1-30 pm	چلڈرنز کلاس
2-40 pm	انڈونیشین
3-40 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-00 pm	درس القرآن
5-35 pm	درس حدیث
6-00 pm	خبریں
6-30 pm	بنگلہ سروس
7-30 pm	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
8-30 pm	تلاوت
10-05 pm	دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
11-05 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
11-30 pm	عربی سروس

پنجاب یونیورسٹی

جامعہ پنجاب پاکستان کی سب سے قدیم جامعہ ہے۔ جس کے قیام کو سو برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔

یہ جامعہ 14/اکتوبر 1882ء کو قائم ہوئی تھی۔

اس کے قیام سے پہلے برصغیر میں بمبئی، مدراس اور کلکتہ کے مقامات پر تین جامعات قائم ہو چکی تھیں مگر یہ تمام جامعات، صرف امتحان لینے والے ادارے تھے جب کہ جامعہ پنجاب نے اپنی زندگی کا آغاز امتحانی وتدریسی جامعہ کی حیثیت سے کیا۔

جامعہ پنجاب کے پہلے چانسلر سر چارلس امفرسٹین ایچی سن Sir Charles Umpherston Aitchison اور پہلے وائس چانسلر سر جیمز براڈوڈ لائل Sir James Broadwood Lyall تھے۔

جامعہ پنجاب ایک طویل عرصہ تک کشمیر، سرحد، بلوچستان اور دہلی تک کے علاقوں کی تعلیمی ضروریات کی کفیل رہی۔ 1902ء میں جب انڈین یونیورسٹیز ایکٹ بنا تو جامعہ پنجاب کو بڑی سہولیات میسر آئیں اور یوں اس جامعہ کے تعلیمی معیار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا۔ رفتہ رفتہ جامعہ پنجاب میں نئے نئے شعبے بھی قائم ہونے شروع ہوئے۔ قیام پاکستان تک اس جامعہ میں عربی، سنسکرت، حیوانیات، نباتات، ریاضی، معاشیات، کامرس، شماریات، فلکیات، فنون لطیفہ، صحافت، فارسی، جغرافیہ اور فزیکل کیمسٹری کے شعبے قائم ہو چکے تھے۔ قیام پاکستان کے وقت جامعہ پنجاب، پاکستان کے حصے میں آنے والی سب سے بڑی جامعہ تھی۔ چنانچہ اس کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے اس پر خاطر خواہ توجہ دی اور اس جامعہ میں اردو، اسلامیات، دائرہ معارف اسلامیہ، علوم ارضی، سماجی بہبود، عمرانیات، اطلاقی نفسیات، انگریزی، فلسفہ، لائبریری سائنس، پنجابی، فرانسیسی، ایڈمنسٹریشن سائنس، تالیف وترجمہ کے شعبے اور کئی سٹڈی سنٹر اور انسٹیٹیوٹ قائم ہوگئے۔

جولائی 1960ء میں جامعہ کے نئے کیمپس کی تعمیر شروع ہوئی۔ یہ نیا کیمپس دس مربع میل سے بھی زیادہ رقبے پر مشتمل ہے اور اس کی جدید طرز کی عمارتوں کے ڈیزائن اطالوی آرکیٹیکٹس نے تیار کئے ہیں۔

اس وقت جامعہ پنجاب 50 سے زیادہ تدریسی و تحقیقی شعبوں، اداروں اور مراکز پر مشتمل ہے جن میں جامعہ کے تین کالج، لاء کالج اورینٹل کالج اور ہیلی کالج بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس جامعہ سے ملحقہ کالجز پنجاب کے پانچ ڈویژنوں یعنی لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد اور سرگودھا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

بجلی کے بریک ڈاؤن پر چیف انجینئر و جنرل مینیجر معطل

ملکی تاریخ میں بجلی کے طویل ترین بریک ڈاؤن کی تحقیقاتی رپورٹ میں چیف انجینئر اظہر مسعود اور جنرل مینیجر صلاح الدین کو ذمہ دار قرار دے کر ملازمت سے معطل کر دیا گیا ہے۔ 24 ستمبر کو ہونے والے بجلی بریک ڈاؤن کے معاملہ کی تحقیقات کیلئے واپڈا اور وزارت پانی وبجلی نے الگ الگ تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ رپورٹ کے مطابق جنریشن اور لوڈ کی تقسیم کے مناسب انتظامات نہ کئے گئے تھے۔ واپڈا اتھارٹی بھی مستعد نہ تھی۔ سسٹم کے استحکام کے بارے فکر نہ کی گئی اور کئی اجلاسوں میں پاور سسٹم کے تحفظ کا جائزہ بھی نہیں لیا گیا تھا۔

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی اہمیت

صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات میں ووٹ ڈالنے کیلئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ دکھانا ضروری ہوگا۔ سال کے آخر تک کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی تعداد 6 کروڑ سے بڑھ جائے گی۔ صدر مشرف نے یوٹیلیٹی بل وصول کرنے والے خودکار نظام کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ یوٹیلیٹی بلوں کو وصول کرنے والی کمپیوٹرائزڈ مشین بنا کر اور ان کو 240 سے زائد مقامات پر لگا کر نادرا نے زبردست کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

پاکستان بھارت میں دہشت گردوں کے حملے رکوائے

امریکہ نے پاکستان سے کہا ہے کہ بھارت میں دہشت گردوں کے حملے رکوائے اور کشمیری علیحدگی پسند گروپوں کی جانب سے دہشت گردی کی مزید کارروائی نہ ہو۔ ترجمان دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے ہمیں ایسی کوئی درخواست نہیں ملی اور نہ ہی سرکاری طور پر آگاہ کیا گیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی تشدد کی کارروائیاں بھارت کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے ہیں۔

محاذ آرائی کی اطلاعات بے بنیاد ہیں

نیٹو کے سویلین ترجمان نے نیٹو اور پاکستان کے درمیان کسی قسم کی محاذ آرائی کی اطلاعات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیٹو کے ٹاپ کمانڈر ڈیوڈ رچرڈ کے دورہ پاکستان کا مقصد پاکستانی قیادت کے ساتھ معلومات کا تبادلہ تھا۔

پرویز مشرف کی کتاب کے 2لاکھ 50 ہزار ڈالر

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ان کی کتاب کے پبلشر نے 2لاکھ 50 ہزار ڈالر ادا کر دیئے ہیں جن میں سے 90 ہزار ڈالر مستحقین میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ باقی رقم میرے پاس ہے۔

ڈاکٹر قدیر میرے ہیرو نہیں

صدر جنرل پرویز مشرف نے اپنے افطار عشائیہ میں ایک سینئر صحافی کے سوال کے جواب میں کہا کہ ڈاکٹر قدیر میرے ہیرو تھے مگر اب نہیں۔ اخبار نویس نے استفسار کیا کہ آپ نے اپنی کتاب میں ان پر جو الزامات عائد کئے ہیں انہیں اس کا جواب دینے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ صدر نے کہا کہ ہر چیز بلیک اینڈ وائٹ میں نہیں ہوتی اس بحث میں کئی قومی راز افشا ہونے کا خدشہ ہے اس لئے ہم کسی کو ان سے اس معاملہ پر بات کرنے کی اجازت نہیں دینگے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر قدیر نے ٹیلی ویژن پر آکر ایٹمی پھیلاؤ میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا۔ لیبیا نے کھل کر متعلقہ اداروں کے سامنے اعتراف کیا اور دستاویزی ثبوت مہیا کئے۔ اس کے بعد باقی کیا رہ جاتا ہے اس کے باوجود آپ دن کو رات سمجھتے ہیں تو یہ آپ کی مرضی۔

2 پاکستانی انجینئر رہا کر دیئے گئے

طالبان نے قندھار سے 5 روز قبل اغوا کئے جانے والے 2 پاکستانی انجینئروں کو 60 ہزار تاوان کی ادائیگی ہونے پر رہا کر دیا۔ رہائی طالبان اور جرگے کے درمیان کامیاب مذاکرات کے بعد ہوئی۔

گناہ گار یا بے گناہ

سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ پولیس کسی ملزم کو گناہ گار یا بے گناہ نہیں بنا سکتی۔ تفتیش کا مطلب شہادتیں اکٹھی کرنے کے سوا کچھ نہیں قانون میں چالان داخل کرنے کا بھی کوئی تصور نہیں۔ پولیس صرف دفعہ 173 کے تحت رپورٹ کرنے کی پابند ہے۔ ہمارے ہاں پولیس کا کردار اتنا بڑھا دیا گیا ہے کہ پولیس ہی منصف نظر آتی ہے۔

6لاکھ بے گناہ عراقیوں کا قتل

نیویارک ٹائمز میں امریکہ اور عراق کے پبلک ہیلتھ ریسرچرز کی ٹیم کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ عراق پر امریکی حملے سے اب تک 6لاکھ سے زیادہ بے گناہ عراقیوں کا خون بہایا جا چکا ہے۔

گرما ایک مفید پھل

(نیٹ نیوز) گرما، جگر اور گردوں کیلئے بہترین علاج ہے۔ یہ پھل دل، دماغ معدہ اور اعصاب کو قوت بخشتا ہے۔

ایم ٹی اے کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایم ٹی اے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”اتنا گہرا اور اتنا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، انقلابی اثر پیدا ہو رہا ہے کہ اس کے متعلق اندازہ خواہ کتنا بھی کیا جاتا اتنا اندازہ نہیں تھا کہ خدا تعالیٰ اس نئی صورت میں کتنی برکت رکھ دے گا اور کتنا غیر معمولی فائدہ جماعتوں کو پہنچے گا۔ بہت سے خطوط جو ملتے ہیں ان کا کبھی کبھی میں مختصر ذکر کرتا ہوں۔ لیکن اب یہ ذکر میری استطاعت سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ پہلے عموماً جو خطوط ملا کرتے تھے وہ، ہزاروں کی تعداد میں بھی سہی، لیکن اکثر و بیشتر انہی لوگوں کے تھے جو خط لکھنے کے عادی ہیں اور اب جو نیا دور شروع ہوا ہے اس میں بکثرت ایسے نئے احباب کی طرف سے اور خواتین اور بچوں کی طرف سے خطوط ملنے لگے ہیں جو ٹیلی ویژن پر خطبہ دیکھنے سے پہلے خطوں کا رابطہ نہیں رکھتے تھے اور یہ بہت ہی زیادہ گہرے اثر کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے خیالات و جذبات اور پاک تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے جو اس اللہ کے فضل کے نتیجے میں ظاہر ہونا شروع ہوئی ہیں“۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 جون 1993ء)

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

باربی کیو کھانے

لندن (نیٹ نیوز) ماہرین نے کہا ہے کہ باربی کیو کھانے کینسر کا باعث نہیں ہوتے۔ اب یہ خیال غلط ثابت ہو گیا ہے کہ کوئلے پر سینکی گئی خوراک اور گوشت کینسر کا سبب ہوتے ہیں۔ گوشت باربی کیو کرتے ہوئے زیتون کے تیل کا استعمال اس خطرے کو بالکل ہی ختم کر دیتا ہے۔

گوشت کا نعم البدل۔ پھلیاں

ٹوکیو (نیٹ نیوز) پروٹین کے حصول کیلئے پھلیاں گوشت کا بہترین نعم البدل ہیں۔ چنے، مختلف اقسام کی دالیں اور سویا بین کا غذائیت بخش ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ پھلیاں مرکب نشاستوں اور ریشے کی فراہمی کا بہترین ذریعہ ہیں۔

ربوہ میں سحر و افطار 14۔اکتوبر

طلوع فجر	4:49
طلوع آفتاب	6:09
زوال آفتاب	1154
غروب آفتاب	5:40

کیا آپ نے اور آپ کے اہل خانہ نے خطبہ جمعہ سنا ہے

مایوس مریضوں کا علاج
جدید ترین ہومیوپیتھی (ہولز موپیتھی)
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد۔ ربوہ
047-6212694, 0333-6717938

طارق ماربل سٹور
ماربل کے خوبصورت کتبہ جات اور قبروں کے لئے تیار ماربل رعایتی قیمت پر دستیاب ہے
طالب دعا: طارق احمد
یادگار چوک ربوہ
موبائل: 0300-7713393
فون رہائش: 047-6214891

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود 4844986

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583. FAISAL TOWN
LAHORE, PH: 5161204

C.P.L 29-FD

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
Ph:212868 Res:212867
Mob: 0320-4891446
میاں اظہر احمد۔ میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت سٹاف
ایک معیاری انگلش میڈیم ادارے یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ واقع شکور پارک ربوہ کو وائس پرنسپل، کمپیوٹر ٹیچر ز، ٹیچر ز اور سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ صرف ماسٹر ڈگری ہولڈرز (M.A) یا کوالیفائیڈ (B.Ed) گریجوایٹ مورخہ 20۔اکتوبر 2006ء تک آفس سے رابطہ کریں۔ تجربہ اضافی قابلیت شمار ہوگا۔
پرنسپل یونیق سکالرز اکیڈمی
فون رہائش: 6211113
فون آفس: 0333-8988158